معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

نام کتاب ـــــــــ معرفت

تالیف ـــــــــ محمد عدیل احمد رضوانی عفی عنہ

کمپوزنگ ـــــــــ خرم امیر

اشاعت اول ـــــــــ ۲۰۰۰

بتاریخ ـــــــــ رمضان ۱۴۳۴ھ/ جولائی 2013ء

Email
zahmadpw@yahoo.com

سب فرقوں میں سے "اہلسنت وجماعت کے عقائد اور اچھے

اعمال" کے لوگ نکال کر ایک فرقہ بنایا جائے گا، وہی جنت میں

جائے گا۔

نوٹ:۔محترم ومکرم محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور کتاب "حسام الحرمین مع تمہید ایمان" کے پیرایہ آغاز میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "بریلوی (اہلسنت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کیلئے ایصال ثواب (قل، چہلم، دسواں) عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہ رسالت علی صاحبہ الصلوۃ والسلام میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے:

1۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

(محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس، تالیف 1290ھ-1874ء ص-28)

2۔ 1304ھ - 1887ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے اسمیں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی

میں قطعی یقینی اللہ ورسول ﷺ کو گالیاں ہیں اوران کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

من شك في كفره و عذابه فقد كفر

ترجمہ :جوان کے کفر وعذاب میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔"

(فتاوٰی رضویہ جلد 21 ص 286)

نوٹ:۔اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے کفریہ عبارتوں اور کافر و مرتد ہونے والوں علماء میں فرق رکھا ہے۔تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم وغیرہ کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے،اُس پر صدہا وجہ سے لزومِ کفر ہے مگر اسے کافر نہیں کہا اور یہ چار دیوبندی علماء مولوی محمد قاسم نانوتوی،مولوی رشید احمد گنگوہی،مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر ان کی کفریہ عبارات پر اور پھر نام بنام ان پر کافر ہونے کا فتوٰی لگا۔

کافر ہونے کا مطلب

دیوبندی یا وہابی کا کافر ہونے کا مطلب صرف اور صرف ان عبارات کو ماننے والا ہے چاہے وہ بریلوی ہو وہ کافر ہے اور کسی وجہ سے کسی کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

سوال: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کیا (مولوی محمد قاسم نانوتوی،مولوی رشید احمد گنگوہی،مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) چند کُفریہ عبارات پر کفر کا فتوٰی لگا ہے اور کیا صرف یہی اختلاف ہے؟

جواب: جی ہاں! ان لوگوں کی ساری زندگی عبادت میں گذری ہو گی اور کتابیں بھی ہزاروں ہوں گی مگر ان کفریہ عبارات سے ضروریات دین یعنی نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف تھی اس لئے کافر ہو گئے اور" کاش یہ

بات اسی وقت طے ہو جاتی'' (فتاوی رضویہ جلد15 صفحہ 97) تو اتنا بڑا خلا اہلسنت و جماعت میں نہیں پڑھنا تھا۔ ان عبارات کو ماننے والا کافر اور ان عالموں کو مسلمان ماننے والا بھی کافر ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔

سوال: کسی کے بارے میں تحقیق کرنی ہو تو کیسے کرے کہ یہ کفریہ عبارات کو ماننے والا ہے کہ نہیں؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''فتویٰ **حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین** نے (کافر اور مسلمان یعنی بریلوی اور دیوبندی کا فرق) بہت آسان کر دیا یہ فتوی پیش کیجیے جو صاحب بکشادہ پیشانی ارشاد علمائے حرمین شریفین کو کہ عین اصل اصول ایمان کے بارے میں ہے اور جس کا خلاف کفر ہے قبول کریں فبہا ورنہ خود ہی کھل جائے گا کہ منہم ہیں''۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 27 صفحہ 579)

''حسام الحرمین منگا لیجیے اور دکھایئے اگر بکشادہ پیشانی تسلیم کرے کہ بے شک علمائے حرمین شریفین کے یہ فتوے حق ہیں تو ثابت ہوگا کہ دیوبندیت کا اس پر کچھ اثر نہیں''۔ (فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 29 صفحہ 211)

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیا کہ ''(عقیدہ پیش امام مسجد کا یہ ہے) میں مذہب اہلسنت و جماعت پر عمل کرتا ہوں، میرا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں، اللہ عزوجل کی توحید اور جناب رسالتمآب ﷺ کو بعد خدا کے تمام مخلوق سے افضل و اعلی جانتا ہوں۔ کرامات اولیاء و بزرگان دین کا قائل ہوں۔ ایسا امام اگر وہابی (جو فی زمانہ مشہور کر دئے گئے ہیں) کے مدرسہ میں پڑھنے کو چلا جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا ''صورت مسئولہ میں پیش امام موصوف کی امامت بلا شبہ صحیح و درست

ہے جب پیش امام اپنا حنفی ہونا بیان کرتا ہے اور عقیدہ مطابق اہلسنت و جماعت رکھنے کا مدعی ہے اور اس کے کسی قول و فعل سے اس کا خلاف ثابت نہیں ہوتا تو محض کسی وہابی کے مدرسہ میں پڑھنا یا بالفرض کسی پاٹ شالہ یا اسکول میں تعلیم حاصل کرنا ہرگز صحت امامت کے لئے قادح نہیں ہوسکتا کیونکہ احکام شرعیہ کا مدار ظاہر پر ہے ہم شق قلب پر مامور نہیں، وہ اشخاص جو مختلف عن الجماعۃ ہیں اگر کوئی عذر شرعی رکھتے ہوں تو معذور رہیں گئے اور اگر محض عصبیت و نفسانیت کی جہت سے شریک جماعت نہیں ہوتے تو وہ فاسق مردود الشہادۃ قابل تعزیر ہیں، اہل محلہ کو ان سے سلام و کلام ترک کردینا چاہئے۔''

(فتاوی رضویہ شریف جلد 6 صفحہ نمبر 589)

سوال

کیا آج کا بریلوی اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے مطابق کسی کو ''دیوبندی'' یا ''وہابی'' (جن پر فتوی حسام الحرمین کی وجہ سے لگتا ہے) کہنے سے پہلے پوچھتا ہے کہ تیرے عقائد کیا ہیں؟ یا اپنوں کو بھی وہابی بنائے جاتا ہے۔

بہت سے جاہل صرف مستحبات پر اور کچھ فروعی مسائل پر کافر کافر کہہ دیتے ہیں اور بڑے بڑے مولویوں کو ان جاہلوں کی وجہ سے مستحبات پر عمل کرنا پڑتا ہے ورنہ مسجد میں امامت و خطابت نہیں کرسکتے۔

اگر ہمارے لوگوں کی بے علمی، تعصب، ضد بازی کی وجہ سے ہزاروں بندے دین چھوڑ چکے ہوں تو مجرم کون؟

مثالیں: جیسے ایک پیر صاحب کہنے لگے کہ شُکر ہے کہ میں نے بریلویوں کو ثابت کردیا ہے کہ میں بریلوی ہوں ورنہ جو ان کہ مزاج کے مطابق نہ چلے اس کو دیوبندی اور وہابی بنادیتے ہیں۔

آج کل تو کوئی پیر بھی اگر کہے کہ محبت سے دین پھیلایا جائے تو پوچھا جائے گا کہ تو کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

سوال: مقلد وہابی اور غیر مقلد وہابی میں فرق کیا ہے؟

جواب: ''اسمٰعیل دہلوی وتقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا اگرچہ زبان سے اس کا ماننا نہ کہے وہابی ہے، اور یہ ہی اس کی پہچان کو بس ہے۔ پھر اگر فقہ پر چلنے کا ادعا کرے تو مقلد وہابی ہے، اور اگر اس کے ساتھ فقہ کو بھی نہ مانے تو غیر مقلد وہابی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد 29 ص 544)

نوٹ: اس لئے جو بھی عبدالوہاب اور اسمٰعیل دہلوی وتقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا ہو مقلد ہو یا غیر مقلد وہ ''وہابی'' ہے۔ اس میں دیوبندی یا اھلحدیث حضرات کا کوئی فرق نہیں۔

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے مزید فرمایا کہ

''(1) مذہبِ وہابیہ ضلالت وگمراہی ہے۔

(2) پیشوایانِ وہابیہ مثل ابنِ عبدالوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی وصدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھٹ بھیے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(3) تقویۃ الایمان وصراط المستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیف اسمٰعیل اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(4) تقلیدِ ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے رُوگردانی بددین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نا مقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نا مشخص ہیں ان کا

اس کے مطابق ''**مستحب اعمال**'' کو ''**فرض**'' قرار دینے والا اور ''**بدعت**'' کہنے والا جب کہ نبی کریم ﷺ نے نہ منع کیا اور نہ فرض قرار دیا، دونوں جاہل و گناہ گار ہیں۔

اب یہ بات علماء کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اور علماء فرماتے ہیں اگر ان مستحب اعمال کو بند کرنے کی کوشش کی گئی تو فتنہ پھیلے گا اب یہ بات عوام کے ہاتھ میں ہے اور عوام اس ڈاکٹر کی طرح ہے جس کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہے جیسے ایک شخص نے آ کر درود پڑھے بغیر اذان دے دی تو جاہل ملا صاحب کہنے لگے کہ درود کے بغیر اذان نہیں ہوتی؟

فروعی مسائل پر کافر کہنا

سوال: علم غیب، حاضر و ناظر، استمداد، شفاعت اور نور و بشر کی وجہ سے کسی کو کافر کہا جا سکتا ہے؟

ان فروعی مسائل سے ضروریات دین کا انکار نہیں ہوتا بلکہ اس میں سمجھنے اور سمجھانے کا فرق ہے۔ اگر کوئی اس لئے انکار کرتا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی تو کوئی بات نہیں اور اگر احادیث کو سمجھ کر انکار کرے تو اس کو ''گناہ گار''، ''**فاسق**'' یا ''گمراہ'' کہا جا سکتا ہے مگر ''**کافر**'' نہیں۔

سوال: جو دیوبندی حضرات ان جاہل لوگوں کی وجہ سے یہ شور ڈالتے ہیں کہ بریلوی مشرک اور قبر پرست ہیں۔ کیا یہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

جواب: دیوبندی حضرات اگر اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی کتابوں کے حوالے چھوڑ کر بندوق جاہلوں پر رکھ کر اور جھوٹ بول کر باعمل بریلویوں کو ''مشرک'' و ''بدعتی'' بنا رہے ہیں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور دوسروں کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔